کے نئے دور کا آغاز کرسکتا ہے۔ اس اصل اور اہم مسئلہ سے ہماری مراد اسلامی ریاست کا قیام ہے۔ اس مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے مجلّہ "رسالۃ الاسلام" نے اپنے دروازے بلاد اسلامیہ کے تمام اہلِ فکر حضرات کے نتائج فکر کے لیے پورے اخلاص و صدق دلی کے ساتھ کھول رکھے ہیں۔

"عدنان البکّاء"

(ماخوذ از ہفت روزہ "ایشیا" لاہور، یہ اقتباس ہے اُس خط کا ہے، جو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے نام ایک شیعہ عالم عدنان البکاء نے لکھا ہے۔ عدنان البکاء ماہنامہ رسالۃ الاسلام" بغداد کے چیف ایڈیٹر اور بغداد الہیات کالج کے وائس پرنسپل ہیں۔)

"فکرِ اسلامی کی اساس اور اس کی تشکیل جدید کا مسئلہ"

۱۸ مئی کو پروفیسر ایس، وحید الدین نے اپنا عالمانہ مقالہ پڑھا۔ عنوان تھا، "فکر اسلامی کی اساس اور اس کی تشکیل جدید کا مسئلہ"۔ اسلام اُن دیکھے خدا کی طرف دعوت دیتا ہے، جو اوّل اور آخر ہے، جو تجربے اور ادراک سے ماوراء ہے، لیکن اس نظریۂ توحید کا ایک تجربی پہلو ہے جو تاریخ میں ظہور پذیر ہوتا ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہ توحید کا خالص دینی پہلو دنیا کے تجربی پہلو سے کسی طرح الگ نہیں کیا جاسکتا، اس کی ابتداء نفی سے ہوتی ہے، پھر اثبات کی طرف لے جاتا ہے، اور اس کے بعد پوری قوت سے تاریخ کے عمل کے ساتھ ساتھ اس کے تہ در تہ مضمرات کھُلتے رہتے ہیں۔ اگر اس حقیقت کو تسلیم کرلیا جائے تو اقبال کے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام سے ہر لمحہ ایک تازہ جہاں کی نمود ہونی چاہیئے، اور یہی مطلب ہے قرآن مجید کی اس آیت "کل یوم ھو فی شان" کا دین اسلام کا یہی وہ متحرک پہلو ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تاریخ کے کسی لمحہ میں یا کسی موڑ پر اس عقیدہ کے سارے امکانات ختم نہیں ہوسکتے۔ اسلام کی تاریخ بتاتی ہے کہ مختلف قوموں نے اسے قبول کرکے اس کے ارتقاء کی نئی راہیں پیدا کیں، اس صورتِ حال کو اگر مان لیا جائے تو اسلام کی تشکیل جدید کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے اور یہ حل کوئی ایسی بدعت نہ ہوگی جسے قبول کرنے میں دشواری ہو۔

(ماخوذ از رسالہ "جامعہ" دہلی)